ALFAZL QADIAN

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ

عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین متعلق ایڈیٹر کے

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:- غلام نبی ❖ اسسٹنٹ مہر محمد خان

نمبر ۸۶ | مورخہ ۴ مئی سنہ ۱۹۲۲ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۶ رمضان سنہ ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بخیریت ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے اس ارشاد کے ماتحت کہ تیس آدمی قرآن کریم کا ایک ایک پارہ حفظ کریں۔ پہلی پارٹی میں نام لکھانے والوں کے ذمہ قرعہ اندازی سے جو پارہ آیا ہے۔ اسے انہوں نے حفظ کرنا شروع کر دیا ہے ایک پارہ یاد کرنے کے لئے ۲۰ دن مقرر کئے گئے ہیں۔ بیرونی احباب بھی اگر اس طریق کو کام میں لائیں۔ تو آسانی سے رمضان میں قرآن سنانے کا انتظام ہو سکتا ہے۔ یعنی ہر روز ایک آدمی ایک پارہ تراویح میں سنا سکتا ہے۔

امریکہ میں تبلیغ احمدیت

اربعین گذشتہ اتوار کو حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا لیکچر شہر گرینڈ ایپڈز کے ایک گرجے میں ہوا جو کہ سامعین شائقین سے پر تھا۔ ایک مختصر سی تمہیدی تقریر کے بعد مفتی صاحب نے قرآن شریف میں سے چالیس آیات احکام الٰہی بمع ترجمہ انگریزی تفسیر پڑھ کر سنائیں اور اعلان کیا۔ کہ میں اس شہر میں ایک دو ہفتہ کیواسطے ٹھہرونگا۔ اور جو لوگ اسلام و سلسلہ احمدیہ کے متعلق مزید حالات معلوم کرنا چاہیں۔ وہ بعد ظہر و شام کو مکان پر مل سکتے ہیں۔ پاسٹر آف دی چرچ نے مفتی صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ یہ قرآنی احکام بہت ہی قابل قدر اور مفید ہیں۔ تب سے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری ہے۔ ہر روز دو تین آدمی ملنے کو آتے ہیں۔ اور اسلام کے متعلق اپنے خیالات کی اصلاح کا اظہار کرتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انکو قبول اسلام کی توفیق عطا کرے۔ آمین

دریافت معلومات متعلق اسلام۔ شہر واشنگٹن میں جو اس ملک کا دارالخلافہ ہے۔ ایک محکمہ معلومات ہے جس کا یہ فرض ہے۔ کہ ہر ایک شخص کو جو انہیں خط لکھے۔ اور کوئی امر دریافت کرے اسے جواب دیں۔ اور ضروری معلومات بہم پہنچائیں اس محکمہ کی طرف سے مفتی صاحب کو ایک خط آیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ ان ایام میں ملک کے مختلف حصوں سے بہت سے خطوط ہمارے پاس آئے ہیں۔ جنہیں لوگ

اس ملک میں اشاعت اسلام کے متعلق دریافت کرتے ہیں۔ اکثر لوگوں کو ہم جواب میں آپ کا پتہ لکھ دیتے ہیں۔ آپ کا رسالہ مسلم سن رائیز ہم نے پڑھا ہے لیکن ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ اگر ممکن ہو تو مزید حالات سے ہم کو آگاہی دیں۔ اس چٹھی سے ظاہر ہے کہ ملک میں انشاء اللہ ہمارے مشن کی شہرت ہو رہی ہے ؛

نو مسلمین

اس ہفتہ میں سات اصحاب نے بذریعہ خط و کتابت اسلام قبول کیا۔ ان میں سے چھ صاحب شکاگو کے والنٹیر مبلغ مسٹر اینڈریو جیکب (محمد یعقوب) کی تبلیغی کوشش سے مسلمان ہوئے اور ایک صاحب جو شہر سینٹ لوئیس میں رہتے ہیں ایک عرصہ سے مفتی صاحب کے ساتھ خط و کتابت رکھتے تھے۔ ان سب کے انگریزی اور اسلامی نام یہ ہیں:-

1. Mr. Edward Rupert	عبید
2. Mr. Zack Merrisuether.	بت
3. Mr. John Wilson.	جد
4. Mr. George Malonee.	مجید
5. Mr. J. S. Wilberger.	منیل
6. Mr. Eliph Standard	حق
7. Leondeis Mcdonald	سعد

ایک پادری سے مباحثہ

ایک رومن کیتھولک پادری نے اثنائے گفتگو میں مفتی صاحب سے کہا کہ مسیح نے پطرس کو اپنے چرچ کا بنیادی پتھر قرار دیا ہے۔ پس پطرس مسیح کا جانشین اور پوپ بحیثیت پطرس کے جانشین ہیں۔ ان سے کسی غلطی کا سرزد ہونا ناممکن ہے۔ مفتی صاحب نے جواب میں کہا۔ کہ ہماری انجیل سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ جب مسیح پطرس کو بنیادی پتھر مقرر کر چکا۔ تو اس کے بعد اس سے نہایت ہی سخت غلطی سرزد ہوئی۔ اور وہ یہ ہے کہ اس نے یہودیوں کے سامنے خود مسیح کا انکار کیا۔ اور کہا کہ میں اسکو نہیں جانتا۔ پس جبکہ خود پطرس سے ایسی سخت لغزش ہوگئی تو یہ کیونکر ممکن ہے کہ اس کے جانشین ہر حالت میں لغزش سے پاک ہوں۔ خاکسار محمد یوسف خان آف جہلم از شہر گرینڈ ایپڈز مشیگن۔

لیڈران ملک کو تبادلہ خیالات کی

دعوت

۲۸-۲۹-۳۰ اپریل ۱۹۲۳ء کو پنجاب پراونشل کانگریس کے اجلاس منعقدہ بٹالہ میں جو ہندو مسلمان لیڈر شامل ہوئے۔ انہیں مرکز سلسلہ کے قریبی مقام (بٹالہ) میں آنے پر تبادلہ خیالات کے لئے ناظر صاحب امور عامہ کی طرف سے مطبوعہ چٹھی کے ذریعہ دعوت دی گئی۔ دعوتی چٹھی مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے اور چودھری فتح محمد صاحب ایم اے لے کر گئے۔ بعض لیڈروں نے کسی دوسرے موقع پر قادیان آنے کا وعدہ کیا۔ اور مرکز سلسلہ کو دیکھنے کا اشتیاق ظاہر کیا۔ ہمارے اخبارات کے ایڈیٹر کانگریس کے اجلاسوں میں بحیثیت اخبار نویس شامل ہوئے ؛

لیڈر صاحبان کو جو دعوتی چٹھی لکھی گئی وہ حسب ذیل ہے:-

السلام علی من اتبع الہدیٰ۔ آپ صاحبان جو پنجاب پراونشل کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہیں۔ کسی نہ کسی مذہب سے تعلق رکھنے کے باعث ضرور دنیا کے تمام تعلقات سے زیادہ عزیز خدا کے ساتھ تعلقات کو سمجھتے ہیں۔ اور جبکہ دنیوی معاملات میں ہندوستان کی ترقی و فلاح کی خاطر طرح طرح کی قربانیاں کر رہے ہیں۔ اور اپنے جان و مال کو اس کام کے مقابلہ میں ہیچ سمجھتے ہیں۔ اور مخلوق کے ساتھ ہمدردی کی خاطر اپنی راحتوں کو قربان فرما رہے ہیں۔ تو یہ ناممکن ہے کہ خدا کے ساتھ تعلقات مضبوط بنانے اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے کسی ذریعہ کے قبول کرنے سے گریز فرمائیں۔ قادیان جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مرکز ہے۔ اور بٹالہ سے جس کا فاصلہ گیارہ میل ہے۔ ٹم ٹم کے ذریعہ دو گھنٹہ کی مسافت پر واقع ہے۔ اس لائق ہے۔ کہ آپ تشریف لا کر اسے دیکھیں۔ جہاں پر اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور اپنی رضامندی کو اس کی محبت کے ساتھ وابستہ فرمایا۔ اس کے خلیفہ سے ملیں۔ اور تبادلہ خیالات مذہبی اور ملکی فرمائیں۔ اور پھر دیکھیں کہ آیا دنیا کی بہبود و راحت احمدیہ سلسلہ کے ذریعہ سے زیادہ خوبی کے ساتھ اور یقینی طور پر حاصل ہو سکتی ہے یا دوسری تجاویز کے ذریعہ؟ لہٰذا میں نہایت ادب سے جناب کی خدمت میں اس عریضہ کے ذریعہ سے دعوت پیش کرتا ہوں۔ کہ آپ تشریف لا دیں۔ اور ہماری مہمانی قبول فرما کر باہمی دوستانہ تبادلہ خیالات فرمائیں۔ اور اس اتفاقیہ اجتماع سے جو قادیان سے ایسا قریب ہے۔ خود بھی فائدہ اٹھائیں۔ اور ہمیں بھی شرف میزبانی بخشیں۔ اپنے آدمی کے ذریعہ سے جناب کی خدمت میں یہ عریضہ ارسال ہے۔ اگر آپ یہاں تشریف لانا منظور فرمائیں گے تو ہمارے آدمی خود آپ کو لے آئیں گے۔ بشرط قبولیت وقت روانگی سے اطلاع مرحمت فرمائی جائے ؛

جناب کا نیازمند خادم :- ذوالفقار علیخان
ایڈیشنل سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ

تقرر امراء

مندرجہ ذیل جماعتوں کے امیر مقرر کئے گئے ہیں:-

۱۔ چودھری عبداللہ خان صاحب صدر قانونگو ڈیرہ غازیخان تمام ضلع ڈیرہ غازیخان کیلئے (۲) چودھری نور الدین صاحب نمبردار چک ۱۱۲ کیلئے (۳) چودھری حسین خان صاحب چک ... کے لئے (۴) مولوی فضل الدین صاحب کھاریاں کیلئے

نصر اللہ خان - ناظر اعلیٰ - قادیان

اعلان

عام اطلاع دیجاتی ہے کہ جو چندہ اور روپیہ لنکا کے احمدی اخبارات مسیح اور قرن کے متعلق احباب بھیجیں۔ وہ براہ راست مینیجر صاحب مسیح M. L. M. Sharif کو بھیجا جائے۔ جن کا پتہ یہ ہے:-

No. 30 A
Short Road Slave Island
Colombo

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - مورخہ ۴ مئی ۱۹۲۲ء

حجۃ اللہ

بجواب
اتمام حجۃ نمبر ۳

جناب مولوی محمد علی صاحب نے بتائید عقیدہ لن یبعث اللہ من بعدہ رسولاً رسیوں کے سانپ بنانے شروع کئے ہیں۔ اور اس تیسری رسی کے سانپ کا نام اتمام حجۃ نمبر ۳ رکھا ہے۔ اس ہینڈ بل میں انہوں نے جناب ہال کے اس زرین اصول پر کہ کلیسیا کی تائید میں سب کچھ روا ہے۔ خوب عمل کیا ہے ؛

جناب مولوی صاحب کی غرض اس سے اپنے متعلق غیر احمدیوں کے ذہن نشین دو امور کرنے ہیں۔ اول یہ کہ وہ حضرت احمد موعود علیہ السلام کو کماحقہ نبی اور رسول نہیں مانتے۔ اور ختم نبوت کے عقیدہ میں وہ کامل غیر احمدی بلکہ ان کی طرف سے بغرض چندہ اشاعت اسلام وکیل ہیں۔ دوم یہ کہ اگر حضرت مرزا صاحب واقعی نبی اور حقیقی طور پر رسول ہوں۔ تو وہ ان کو کافر اور دجال کہتے ہیں۔ جناب مولوی صاحب کے اس ٹریکٹ کا خلاصہ یہ ہے :-

مولوی صاحب کے ٹریکٹ کا خلاصہ

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح فرماتے ہیں۔ کہ حضرت احمد علیہ السلام نومبر ۱۹۰۱ء سے قبل محدث یا ناقص نبی اور جزوی رسول ہونے کے مدعی تھے۔ مگر ۵ر نومبر ۱۹۰۱ء کے بعد نبی اور رسول ہونے کے مدعی ہوئے۔ گویا ایک غلطی کے ازالہ کے شائع ہونے پر اپنے دعوے میں تبدیلی کر دی ؛

(۲) القول الفصل میں تاریخ تبدیلی عقیدہ ۱۹۰۲ء لکھا ہے اور حقیقۃ النبوۃ میں ۱۹۰۱ء لکھا ہے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ تبدیلی عقیدہ کی تاریخیں اور خیالات حضرت خلیفۃ المسیح کے ایجادات اور اختراع ہیں ؛

(۳) تریاق القلوب کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح کا بعض اصحاب مسیح موعودؑ کا یہ حلفیہ شہادت پیش کرنا کہ دراصل تریاق القلوب ۵ر نومبر ۱۹۰۱ء سے قبل کی تالیف ہے۔ اور دو تین اوراق آخری اور سرورق ۲۸ر اکتوبر ۱۹۰۲ء میں لکھے گئے۔ اور شائع ہوتے ہیں یہ شہادت قابل توجہ نہیں ؛

(۴) چونکہ نومبر ۱۹۰۱ء کے زمانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح کی عمر قریباً بارہ یا تیرہ سال تھی۔ اسلئے واقعات ۱۹۰۱ء میں کچھ لکھنے کا انہیں کوئی حق نہیں۔ بلکہ صرف انہیں حضرات کو یہ حق حاصل ہے۔ جنہوں نے اس سال یا اس سے قبل بیعت کی ہو ؛

(۵) مولوی محمد علی صاحب نے اپنے اس ٹریکٹ میں جن حضرات کی حلفیہ شہادت پیش کی ہے۔ وہ حضرت مسیح موعودؑ سے قبل از ۵ر نومبر ۱۹۰۱ء بیعت شدہ ہیں ؛

(۶) یہ حلاف حضرات کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک غلطی کے ازالہ سے اسوقت یہی سمجھا تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے آپ کو فی الحقیقت نبی نہیں لکھا بلکہ مجازی جزوی نبی جس کو محدث کہا جاتا ہے۔ لکھا ہے ؛

(۷) حضرت خلیفۃ المسیح اگر اس ٹریکٹ کا جواب لکھنا چاہیں۔ تو وہ شہادت حلفیہ اصحاب مسیح موعود کی ہو۔ اور وہ اصحاب بھی اسی پایہ کے لوگ ہوں۔ جس پایہ کے جناب مولوی صاحب نے پیش کئے ہیں۔

ذیل میں جناب مولوی صاحب کے ان امور کے جواب نمبروار عرض ہیں :-

تبدیلی عقیدہ

حضرت خلیفۃ المسیح کی تصانیف اور تالیفات میں آپ کا مختصر مگر صحیح مدعا صرف یہ ہے کہ حضرت احمد علیہ السلام ۵ر نومبر ۱۹۰۱ء سے قبل وحی الہی میں جو لفظ نبی اور رسول آتا اس کے معنے اور تعریف جو اپنی ذات پر چسپاں کرتے۔ انکو محدث یا جزوی اور ناقص نبی کے معنوں میں تعبیر یا موسوم کرتے۔ مگر ۵ر نومبر ۱۹۰۱ء کے بعد آپ نے نبی اور رسول کو اپنی صحیح اور قرآنی اصطلاح میں استعمال کیا۔ اور لفظ محدث جو صحیح حقیقت کو ظاہر نہ کرتا تھا۔ ترک کر دیا۔ اور اس اعلان کے بعد آپنے تا وفات پھر اپنے حق میں لفظ محدث یا جزوی اور ناقص نبی استعمال نہ کیا۔ جیسا کہ ایک غلطی کے ازالہ کی یہ عبارات قابل توجہ ہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں "چند روز ہوئے کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے۔ وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور اس کا جواب محض انکار سے دیا گیا۔ حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں۔ حق یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو مجھ پر نازل ہوتی ہے۔ اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں۔ نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ۔ پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے ؛

ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد قیامت تک ایسا نبی کوئی نہیں۔ جس پر جدید شریعت نازل ہو۔ یا جس کو بغیر توسط آنجناب اور فنا فی الرسول کی حالت کے ...... یونہی نبوت کا لقب عنایت کیا جاوے۔ ومن ادعیٰ فقد کفر"

سو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان معنوں کے رو سے مجھے نبوت اور رسالت کا کوئی انکار نہیں ہے۔ اور اسی لحاظ سے صحیح مسلم میں بھی مسیح موعود کا نام نبی رکھا گیا۔

اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانیوالا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ کہ کس نام سے اس کو پکارا جائے۔ اگر کہو کہ اس کا نام محدث (مجازی - جزوی اور ناقص نبی) رکھنا چاہیئے۔ (جیسا کہ جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء اب کہتے ہیں) تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنے کسی کتاب میں اظہار غیب نہیں۔ مگر نبوت کے معنے اظہار امر غیب ہیں (جیسا کہ آیت قرآنیہ فلا یظھر علی غیبہ احداً الا من ارتضیٰ سے ظاہر ہے) پس مصفا غیب پانے کے لئے نبی ہونا (از روئے قرآن کریم) ضروری ہے۔ "نبی کا شارع ہونا شرط نہیں"

"جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت (بعد از قرآن) لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ میں مستقل طور پر (بغیر اتباع محمد رسول اللہ) نبی ہوں۔ مگر ان معنوں

سے کہ میں نے اپنے مقتدا (سیدنا حضرت محمد ﷺ) سے باطنی فیوض حاصل کرکے اور اپنے لئے اس کا نام پاکر اسی کے واسطے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں مگر بغیر جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کرکے پکارا ہے۔

میرا یہ قول کہ من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب۔ اس کے معنے صرف اسقدر ہیں کہ میں صاحب شریعت نہیں ہوں"

جناب مولوی صاحب خود بار بار ان عبارات کو پڑھیں کہ کیا یہ ایک غلطی کے ازالہ میں ہیں۔ اور کیا ان میں حضرت مسیح موعود نے صاف نبی اور رسول ہونے کا اقرار کیا ہے یا فی الحقیقت مجازی۔ جزوی اور ناقص نبی جس کو محدث کہتے ہیں ۔

ہم جناب مولوی صاحب کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ ایک غلطی کے ازالہ کے بعد کسی کتاب یا تقریر میں سے حضرت صاحب کے اپنی ذات کے واسطے استعمال شدہ لفظ محدث یا جزوی اور ناقص نبی پیش کریں۔ جیسا کہ ۵ نومبر ۱۹۰۱ء سے قبل حضرت صاحب استعمال کرتے تھے۔ اگر نہیں پیش کر سکتے۔ اور ہرگز پیش نہیں کر سکتے۔ تو مولوی صاحب پر خود اتمام حجت ہو چکی۔ کہ واقعی ایک غلطی کے ازالہ سے یہ تبدیلی واقع کر دی ہے ۔

اگر مولوی صاحب مسیح موعود کی تحریرات میں سے نہیں پیش کر سکتے۔ تو اپنی اور اپنے رفقاء جناب خواجہ کمال الدین صاحب وکیل لاہور۔ جناب مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی۔ جناب مولوی عبداللہ کشمیری۔ جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب۔ جناب مرزا یعقوب بیگ صاحب کی تحریرات سابقہ از مارچ ۱۹۱۴ء میں سے حضرت صاحب کے حق میں محدث و جزوی و ناقص نبی پیش کر دیں۔ اور اگر آپ یہ بھی نہ کر سکیں۔ تو یاد ہے۔ مارچ ۱۹۱۴ء آپ کے اور آپ کے رفقاء کی تبدیلی عقیدہ کی تاریخ ہے۔ جبکہ آپ لوگوں نے حضرت صاحب کے حق میں لفظ نبی اور رسول ترک کرکے محدث اور مجدد کا لفظ اختیار کیا ۔

(۲) تاریخوں میں اختلاف نہیں

حضرت خلیفۃ المسیح نے تو لکھا ہے۔ کہ ۵ نومبر ۱۹۰۱ء کے اشتہار میں لفظ محدث یعنی ناقص و جزوی نبی ترک کر دیا ہے۔ اور لفظ نبی اور رسول اختیار کیا ہے۔ اور ۱۹۰۲ء میں حضرت مسیح ناصری پر جزوی فضیلت کا خیال ترک کرکے کلی فضیلت کا اظہار کیا۔ جزوی فضیلت کا ذکر تو تریاق القلوب صفحہ ۱۵۷ پر ہے۔ اور کلی فضیلت کا دعویٰ ریویو جلد اول شائع شدہ ۱۹۰۲ء میں مذکور ہے۔ پس ان دونوں امور میں نہ تو کوئی فرق ہے۔ اور نہ اختلاف ۔

(۳) تریاق القلوب کے متعلق شہادتیں

حضرت خلیفۃ المسیح نے مولوی سرور شاہ صاحب۔ پیر منظور محمد صاحب و میر مہدی حسین صاحب مہاجر۔ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم۔ منشی کرم علی صاحب کاتب وغیرہ کی حلفیہ شہادت سے ثابت کیا ہے کہ تریاق القلوب دراصل ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء کی لکھی ہوئی ہے۔ ہاں اس کے آخر کے دو صفحات اور سرورق ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۲ء کے تحریر شدہ ہیں۔ حیرت ہے کہ مولوی صاحب کو اپنے رفقاء میں سے چند اوباشوں کی شہادت تو منظور ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود کے ان اصحاب کی حلفیہ شہادت منظور نہیں۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں میاں صاحب اپنے مریدوں کی قسموں سے جو چاہیں ثابت کریں۔ گویا آپ کے دربار میں دوسرے فریق کے حلفوں کی بے قدری اور تمسخر ہے ۔

(۴) چھوٹی عمر اور شہادت

اگر ۵ نومبر ۱۹۰۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح کی عمر ۱۲ یا ۱۳ سال کی تھی۔ اسلئے آپ کی شہادت قابل وثوق نہیں تو آپ کیا فرماتے ہیں حضرت مریم کے حق میں جو حضرت مسیح ناصری کو اس حالت میں بطور شہادت پیش کر رہی تھیں۔ جس کو دیکھ کر آپ کے بڑے بھائی کیف نکلم من کان فی المہد صبیاً کہتے تھے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب بارہ تیرہ برس کی عمر میں رسول کریم ﷺ کی نبوت کی تصدیق کی یا شہادت دی۔ تو آپ کا ان کے حق میں کیا حکم ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ کس عمر کی تھیں۔ جنکی شہادات کثرت سے احادیث میں موجود ہیں۔ اور آپ کے نزدیک وہ یہانتک قابل سند ہیں۔ پھر کیا آپ نے تحقیق کی ہے کہ آپ کے پیش کردہ گواہ شیخ فضل کریم کی عمر ۱۹۰۱ء میں کیا تھی۔ جناب مولوی صاحب۔ لم تقولون ما لا تفعلون ۔

(۵) مولوی محمد علی صاحب کے پیش کردہ [illegible]

آپ کے ٹریکٹ پر پیش شدہ حضرات کی حلفیہ شہادت یہ ہے کہ انہوں نے ۱۹۰۱ء یا ۱۹۰۱ء سے قبل حضرت صاحب سے بیعت کی تھی۔ حالانکہ آپ کے گواہ نمبر ۱ جناب شیخ ضیاء اللہ صاحب گجراتی کی بیعت ۱۰ جولائی ۱۹۰۲ء کے اخبار الحکم جلد ۶ نمبر ۲۴ صفحہ ۱۶ میں شائع ہوئی ہے۔ دوسرے گواہ نمبر ۵ جناب سید لعل شاہ صاحب برق کی بیعت ۱۰ جولائی ۱۹۰۳ء کے اخبار الحکم جلد ۷ نمبر ۲۵ صفحہ ۱۶ میں شائع ہوئی ہے۔ پس جو لوگ اپنے خلاف واقعہ حلفیہ شہادت دیتے ہیں۔ کیا وہ اس قابل ہیں کہ انکی شہادت کو وقعت دی جاوے کیا یہ لوگ لا تقبلوا لھم شہادۃ ابداً کے مصداق نہیں

(۶) شہادت دینے والوں پر حیرت

اگر آپ کے خلاف شاہدین نے ۵ نومبر ۱۹۰۱ء کے اشتہار سے اسوقت یا آج تک یہی سمجھا ہے جو آپ نے لکھا تو نہایت حیرت کا مقام ہے کہ باوجود حضرت مسیح کے اسقدر صراحت سے لکھنے کے کہ اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانیوالا نبی نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ کہ کس نام سے اسکو پکارا جائے۔ اگر کہو کہ اس کا نام محدث (جزوی یا ناقص نبی) رکھنا چاہیئے تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنے کسی کتاب میں اظہار غیب نہیں۔ مگر نبوت کے معنوں میں اظہار غیب ہیں۔ یہی سمجھا کہ آپ نبوت اور رسالت سے انکار کرتے ہیں اور فی الحقیقت نبی نہیں بلکہ ناقص و جزوی نبی۔ یعنی محدث ہونے کے مدعی ہیں ۔

ہمیں خبر پہنچی ہے کہ ۱۹۰۱ء میں جب یہ اشتہار شائع ہوا اور پشاور پہنچا تو ایک دن جناب قاضی صاحب مولوی غلام حسن صاحب پشاوری نے بعد از درس قرآن رات کے ۸ یا ۹ بجے کے قریب فرمایا کہ حضرت صاحب نے ایک عجیب اشتہار لکھ کر بھیجا ہے۔ اور اپنے کسی فرزند عبدالعزیز جان یا عبدالرحمان کو کہا کہ گھر جاؤ۔ اور میرے سرہانے تکیے کے نیچے ایک دو ورقہ بڑی تقطیع کا اشتہار پڑا ہے اسے لے آؤ۔ جب وہ لایا تو اغلباً عبدالاکبر خان نے جو انکے مکان پر رہتا تھا یا کسی اور نے وہ پڑھکر سنایا۔ جناب مولوی صاحب تو پہلے سے ہی پریشان نظر آتے تھے۔ مگر سننے والے بھی حیرت میں محو ہو گئے اور دیر تک گفتگو کرتے رہے کہ اب کیا ہوگا۔ مگر یہ تردد ان کا اسوقت کم ہوا جب مولوی سید محمد احسن صاحب نے اس اشتہار کی ایک تفسیر قیمتہ الفواد نامی شائع کی۔ جو کسی اہلحدیث محمد یوسف صاحب ضلع [illegible] کے جواب میں تھی۔ آج وہی مولوی صاحب حلفیہ شہادتوں میں انکار کر رہے ہیں حالانکہ ان لوگوں کے دل اور آثار چہرہ اور حرکات اور کلمات سے یہی ظاہر ہوتا تھا کہ حضرت صاحب نے کوئی نئی بات یا تبدیلی اس اشتہار کے ذریعہ کی ہے جو اس سے قبل نہ تھی

۱۹۰۲ء میں جناب محمد عجب خان آف زیدہ ضلع پشاور نے اس اشتہار کے بعد چند سوالات کیئے۔ جن کے جوابات جناب مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے دیئے اگرچہ سارے سوالات اور جوابات ایسے ہیں۔ کہ گویا غیر مبائعین کی طرف سے سوالات ہیں۔ اور ہماری طرف سے جوابات۔ تاہم ایک سوال اور اس کا جواب لیتا ہوں۔ جو تبدیلی کے متعلق ہے۔ کہ کیا وحی اور رسول اور نبی کے الفاظ کی تعبیر بالفاظ الہام وملہم یا مجدد و محدث درست نہیں تھی۔ جیسا کہ اس سے پہلے ہوتا رہا۔ دیکھیئے کیسے صریح الفاظ میں جناب خانصاحب نے شہادت دی ہے کہ اس (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ) سے پہلے لفظ الہام اور ملہم یا مجدد و محدث استعمال ہوتا رہا۔ مگر اس اشتہار نے بجائے الہام لفظ وحی اور بجائے ملہم و محدث لفظ نبی اور رسول قائم مقام کردیئے ہیں۔ اس کے جواب میں جناب مولوی محمد احسن صاحب فرماتے ہیں۔ یہ سب الفاظ قریب قریب مترادف اور دونوں طرح تعبیر کرنا درست ہے اور ہر دو تعبیر کتاب اور سنت صحیحہ میں موجود ہے۔ ہاں عوام علماء کے خیالات اس کے خلاف تھے۔ اور چونکہ ایسے خیالات عظمت شان خاتم النبیین موہم ابتریت کے تھے کیونکہ ایسے خیالات سے ... سلسلہ کمالات نبوت حضرت خاتم النبیین صلعم کا بالکل منقطع ہونا مفہوم ہوتا تھا۔ اور ایسے خیالات سے آنحضرت صلعم کی ختم نبوت کی شان گھٹتی تھی۔ لہذا یہ ضرورت ان تعبیرات کے لئے مقتضی ہوئی۔ کیونکہ ایک مقصد عظیم مقاصد مہمہ مسیح موعود سے عظمت شان آنحضرت صلعم کا دنیا پر ظاہر کرنا بھی ہے۔ اس عبارت میں جناب مولوی محمد احسن نے جناب محمد عجب خاں کے اعتراض تبدیلی کو کیسا صریحاً تسلیم کیا ہے۔

اگر آپ فرماویں۔ کہ سید محمد احسن صاحب اس لفظ نبی اور رسول سے مراد ناقص اور جزوی نبی یا محدث ہی رکھتے تھے۔ جو کالنبی ہے نہ نبی۔ تو آپ کا جواب سید محمد احسن نے یوں دیا ہے۔ کہ مسیح موعود کو نبی اللہ فرمایا گیا نہ کالنبی۔ دیکھو الحکم نمبر ۱۹ جلد ۶ ۲۴ مئی سنہ ۱۹۰۲ء

مسیح موعود کے صحابہ کی تعریف

مولوی صاحب حضرت خلیفۃ المسیح سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ آپ جو حلفیہ شہادت پیش کریں وہ اوّل اصحاب مسیح موعود کی ہو۔ دوم اسی پایہ کے لوگوں کی ہو۔ جس پایہ کے لوگ مولوی صاحب نے پیش کئے ہیں۔ ہم کو مولوی کے پیش کردہ حضرات کے حلفیہ شہادت پر کوئی کلام نہ ہوگا۔ اگر وہ ہمارے مطالبات ذیل کا جواب شایع کردیں۔

اصحاب مسیح موعود سے آپ کا کیا مدعا ہے۔ ایسے اصحاب سے مراد وہ لوگ ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود سے بیعت کرکے آپ کی صحبت میں زندگی کا ایک بڑا حصہ گذار چکے ہوں۔ اور اپنے نفوس کا تزکیہ اور اپنے علم اور اخلاق اور عقائد کا تزکیہ مسیح موعود کے روحانی اثرات بر کاتہ سے کرچکے ہوں۔ اور اہل جماعت کے لئے نمونہ ہوچکے ہوں۔ یا وہ لوگ مراد ہیں۔ جنہوں نے ایک کارڈ کے ذریعہ یا کسی سالانہ جلسے کے موقع پر جاکر بیعت کی۔ اور پھر کبھی چند دن کے لئے قادیان جانے کا موقع ملا۔ اور گھر پر کثرت مشاغل دنیاوی کے باعث حضرت صاحب کی ایک سو کتب میں سے دو چار کتب کے باقاعدہ مطالعہ کا بھی موقع نہ ملا ہو۔ مگر آپ کی حلفیہ شہادت کی خاطر آج زمرہ اصحاب مسیح موعود میں داخل ہوچکے ہیں۔ جیسا کہ پانچوں پیش کردہ حضرات سرحد کی حالت ہے۔

خاکسار۔ قاضی محمد یوسف سکرٹری انجمن احمدیہ پشاور

آریہ سماج اور مذہبی مباحثے

سوامی دیانند جی نے اپنی مشہور کتاب ستیارتھ پرکاش میں آریہ سماج کے اصول بیان کرتے ہوئے راستی کو قبول اور ناراستی کو ترک کرنا آریہ سماج کا خاص فرض بتایا تھا۔ صاحب موصوف خود کہاں تک اس کے پابند رہے۔ اسی سے ظاہر ہے۔ جس کے صفحہ صفحہ پر بدزبانی اصل نقش ہے۔ انہوں نے جس مذہب پر قلم اٹھایا۔ وہ خوبیاں جو بلا کسی تنازع کے خوبیاں تھیں۔ ان کو بھی برائیاں بتایا۔ مقدس بانیان مذاہب پر نہایت ناپاک اور گندے حملے کئے۔ ان کی پیروی میں آریہ سماجی لٹریچر میں یہی ڈھنگ نظر آنے لگا۔ مگر زمانہ کی روش اور ضروریات نے آریہ سماج کو اپنے رویہ پر نظر ثانی کرنے پر مجبور کیا ہے۔ چنانچہ آریہ گزٹ بحث و مباحثہ کی ضرورت جتاتے ہوئے لکھتا ہے

"میرا مطلب یہ نہیں۔ کہ ہم دیگر مذاہب کے بانیان کو گالیاں دیں یا ان کو سخت الفاظ میں یاد کریں۔ ہم کو ان کی عزت کرنا واجب ہے۔ مگر شائستہ اور مہذب الفاظ میں اعتراض کرنا کیوں برا ہے"

اگر یہ طریق عمل آریہ صاحبان اختیار کریں تو بہت اچھی بات ہے۔ اور کسی سچے مذہب والے کو اس سے ناراضگی کی کوئی وجہ نہیں۔ لیکن چونکہ یہ ناممکن ہے۔ کہ آریہ بہ لحاظ شائستہ اور مہذب الفاظ میں اعتراض کرسکیں۔ کیونکہ ان کے مد نظر شائستگی اور تہذیب کا معیار سوامی دیانند صاحب اور پنڈت لیکھرام کا طرز کلام ہے۔ اس لئے وہ آریہ سماجی حق بجانب ہیں جو یہ آواز اٹھا رہے ہیں۔ کہ

"مباحثے بند کردو۔ اب ان کا زمانہ گذر گیا۔ کیونکہ اس سے دل زخمی ہوجاتے ہیں"

آریہ سماج کے لٹریچر کا اردو میں ترجمہ کرنا سماج کی جڑ کاٹنا ہے

ہم حیران تھے کہ آریہ سماج ایسی دولتمند قوم اپنی مقدس مذہبی کتب کو کیوں اردو میں نہیں لاتی۔ لیکن اب یہ راز خود آریوں نے بے نقاب کیا ہے ۲۰ اپریل کے آریہ گزٹ میں بعنوان "آریہ سماج کی ایک ضرورت" ایک مضمون چھپا ہے۔ جس میں ایڈیٹر صاحب گزٹ کو مخاطب کرکے لکھا گیا ہے۔ لکھتے ہیں۔ کہ

"آپ نے اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ اردو میں لٹریچر چھپوانے کی فکر کرنی چاہیئے۔ اس لئے کہ آپ کے چند مسلمان احباب آریہ سماج کے لٹریچر کو پڑھنا چاہتے ہیں۔ جو آپ کی اندرونی حالت کو جان کر آریہ سماج کی جڑھ کاٹنے کی فکر میں ہیں ایسے شخصوں کے پھندے میں نہ پھنس جانا"

اگر آریہ سماج کی اندرونی حالت ایسی ہی تاریک ہے اور اس کی مذہبی مقدس کتب ناقابل بیان حالات رکھتی ہیں۔ تو ہم بھی

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(نوشتہ منشی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی)

۲۱ مارچ ۱۹۲۲ء

سابقت فرمایا اعمال صالحہ کے حاصل کرنے میں حرص اور مسابقہ جائز ہے۔ اور سب باتوں میں مقابلہ کرنا جائز ہے۔ اس میں ایک فرق ہے اور وہ یہ کہ حرص کے اندر یہ مفہوم پایا جاتا ہے۔ کہ دوسرے کو گرا کر خود بڑھنا چاہے یہ کسی صورت میں جائز نہیں ہے۔ اگر یہ کوشش ہو۔ کہ جو دوسرے کرتے ہیں۔ میں ان سے زیادہ کروں۔ بغیر اس کے کہ اسمیں روک ڈالی جاے۔ تو یہ عین منشاء الٰہی ہے۔ ہاں یہ ہونا چاہیے۔ کہ جب ایک مقام کو انسان حاصل کرے۔ تو دوسروں کو بھی اس مقام پر پہونچانے کی کوشش کی جائے پس حرص کے معنے جو طمع کے ہیں یہ جائز نہیں لیکن دوسرے معنے جو دوسروں کو گرانے کے ہیں۔

(۲۲ مارچ ۱۹۲۲ء)

سیاسی مطلع فرمایا۔ ہمارے ملک کی سیاسی حالت کا بھی روحانیت پر بہت بُرا اثر پڑا ہے۔ یہ روحانیت کا ہی خاصہ ہے کہ انسان ماتحت رہکر آزاد رہ سکتا ہے۔ ورنہ ماتحتی میں آزادی اور حریت جاتی رہتی ہے۔

کابل میں احمدیت کابل کے علاقہ کے متعلق فرمایا کہ اس ملک میں خدا تعالےٰ نے قربانیاں بھی ہماری جماعت کی بہت کرائی ہیں۔ اور مخالفت کا سامان بھی کیا۔ اور اہمیت بھی ظاہر کی۔

پٹھانوں میں تحریک کرنی چاہیے۔ کہ ایک ایک دو دو اپنے علاقہ میں کریں۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ کیونکہ اب راستہ کھل گیا ہے۔

(۲۳ مارچ ۱۹۲۲ء)

نماز باجماعت کی اہمیت ایک شخص کا خط پیش ہوا۔ کہ ۵ بجے صبح کی جماعت کھڑی ہو جاتی ہے۔ اسوقت صبح [illegible]ی نہیں ہوتی۔ جماعت کے ساتھ شامل ہونے یا نہ [illegible]نے کے بارہ میں کیا حکم ہے۔

من فارق الجماعۃ شبرا فلیس منا

آخر دوسرے لوگ۔ وقت سمجھ کر ہی نماز پڑھتے ہونگے یہاں ہی نماز کو ضائع نہیں کرتے ہونگے۔ اسواسطے ایک شخص کو اپنی رائے باقی جماعت کی رائے پر قربان کر دینی چاہییں اور علیحدگی نہیں اختیار کرنی چاہیے۔

احمدی کی تعریف ایک خط کے جواب میں لکھوایا۔ جو شخص اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے۔ اور ایسے کام جنکی وجہ سے انسان احمدیت سے خارج ہو جاتا ہے۔ وہ نہیں کرتا۔ تو اس کا جنازہ پڑھنے میں حرج نہیں ہے۔ خارج از احمدیت ہونے سے میری مراد ایسے امورات ہیں۔ کہ جس کی وجہ سے کفر کا فتویٰ لگ سکتا ہے۔ چنانچہ غیر احمدی کو لڑکی کا رشتہ دینا بھی اسی قسم میں سے ہے۔

رؤیا فرمایا میں نے خواب دیکھا ہے۔ ایک کمرہ میں داخل ہوا ہوں۔ مولوی عطا الٰہی ڈولے والے بیٹھے ہیں۔ اور بھی دو تین آدمی ہیں۔ وہ کمرہ بیت الدعا کی طرح ہے معلوم نہیں کہ اس خواب کا ڈولے کے ساتھ کوئی تعلق ہے یا اس نام کے ساتھ کوئی تعلق ہے

لاولد لاولد کے متعلق حضرت صاحب کا الہام تھا۔ یہودا اسکریوطی۔ ایک دفعہ اسکو سل ہوگئی تھی۔ علاج کرانے کے واسطے حضرت صاحب کے پاس آیا کرتا تھا نہایت نازک حالت میں اس نے اقرار کیا تھا کہ اگر میں اچھا ہوگیا۔ تو میں مسلمان ہو جاؤنگا۔ لیکن ابھی تک اچھا بھلا پھرتا ہے۔ لیکن مسلمان نہیں ہوا۔

پنج اقوام میں تبلیغ فرمایا چوہڑوں چماروں اور پنج قوموں کو اسلام کی طرف دعوت دینے کا یہ وقت ہے۔ اگر اسلام نے ان کو نہ سنبھالا تو عیسائی انکو سنبھال رہے ہیں۔ اب زمانہ میں ایسی رو چل گئی ہے۔ کہ یہ لوگ اب چوہڑے نہیں رہ سکتے۔

چوہڑوں کا نکاح سوال ہوا۔ بعض چوہڑے نکاح پڑھوانا چاہتے ہیں۔ اور رواجاً کلمہ بھی پڑھ لیتے ہیں۔ ایسے نکاح کا کیا حکم ہے۔

فرمایا یہ سیاسی نکاح ہے جب رواج ایجاب قبول کرا دیا کریں۔ شرعی نکاح یہ نہیں ہے۔ باقی کوشش کریں کہ ایسے لوگ مسلمان ہو جاویں۔ اگر مسلمان ان کو اپنے قبضہ میں نہ لینگے۔ تو عیسائی اور آریہ لے جائینگے۔

رؤیا فرمایا۔ ایک سال کے اندر کا خواب ہے۔ ہماری بڑی مسجد بہت وسیع ہے یہاں تک کہ ایک طرف سے دوسری طرف تک نظر نہیں پہونچ سکتی۔ صحن مسجد کا باقاعدہ مسجد کی طرح نہیں ہے۔ بلکہ کھلا ہے۔ عید گاہ کی طرح۔ اسمیں میں نے دیکھا کہ پہلے وائسرائے آیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے بعد کسی بادشاہ نے آنا ہوتا ہے۔ اور وائسرائے انتظام کر رہا ہے۔ بعد میں بادشاہ آیا ہے۔ کئی ہزار کی فوج اس کے ہمراہ ہے۔

رؤیا ۲ فرمایا۔ میں نے دیکھا کہ میں یورپ میں ہوں لیکچر دے رہا ہوں۔ میں کسی کو کچھ سمجھانے لگا ہوں کہ ایک جبہ پوش ہے اسکو یہ فکر ہے کہ کسی پر لیکچر کا اثر نہ ہو جائے جگہ یونیورسٹی کی طرح ہے۔ آگے ایک پھاٹک ہے۔ وہ پادری آگے آیا اور مجھے شرمندہ کرنے کے لئے کہتا ہے۔ کہ تمہاری تعلیم کس قدر ہے۔ میں نے جواب دیا ہے کہ مسیح سے جسکو تم خدا کا بیٹا کہتے ہو زیادہ میری تعلیم ہے۔ اس پر وہ نہایت شرمندہ ہو کر بھاگا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیت میں گھبراہٹ تو ضرور پڑے گی۔

طبیب کے فرائض سوال ہوا۔ طبیب کو اخلاقی اور روحانی طور پر اپنے پیشہ میں کون کون امورات کا خیال رکھنا چاہیئے

فرمایا۔ اگر طبیب کے پاس کوئی رازکی مرض آکر بیان کرے تو اسکو ظاہر نہ کرے۔ چونکہ وہ بات اسکے پاس امانت ہے اس سے وہ کسی دشمنی یا دوستی کے وقت ناجائز فائدہ نہ اٹھائے ہاں شہادت کے وقت عند الطلب بیان کرنا چاہیے۔ دراں حالت کہ گورنمنٹ کا جج خود اس سے دریافت کرے۔

(۲) شرعی فرض اسکا یہ ہے کہ اپنے مریضوں کے لئے دعا کرے۔ کہ خدا انہیں شفا دیوے۔

(۳) دنیاوی۔ بلکہ شرعی اور اخلاقی فرض یہ ہے کہ اس کے مدنظر اپنے بیمار کی شفا ہو۔ اپنے علم کا اظہار مدنظر نہ ہو۔ ایسا نہ ہو کہ ایک دوائی اسکو بیمار کے حق میں مفید معلوم ہو۔ لیکن وہ اس طب کی نہ ہو۔ جو کہ وہ استعمال کرتا ہو۔ لیکن وہ اس خیال سے اگر نہ دیگا۔ کہ میرے علم کا نقص سمجھا جائیگا۔ تو مجرم ہوگا۔ کیونکہ لوگ اس لئے اس کے پاس آتے ہیں کہ بیماری سے شفا ہو۔ نہ کہ اس کا علم دیکھنے کے واسطے

خفیہ بیعت سوال ہوا کہ ایک امام مسجد خفیہ بیعت کرنی چاہتا ہے۔ بیعت تو خفیہ بھی ہو سکتی ہے لیکن مجبوری کے بارہ میں۔ اپنے دل سے فتویٰ پوچھ لو۔ کیتم ایمانہ کے ماتحت ایمان مخفی رہ سکتا ہے۔ کمزوریاں انسان [illegible] ہوتی ہیں۔ لیکن ان کو فتنوں کے ماتحت نہیں لانا چاہیے۔

طلباء کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی نصائح

۲۵ اپریل ۱۹۲۲ء بعد نماز عصر بورڈنگ ہاؤس مدرسہ احمدیہ میں طلباء مدرسہ احمدیہ سے مولوی فاضل کے امتحان میں جانے والے طلباء کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اور دوسرے بعض اصحاب کی موجودگی میں ٹی پارٹی دی گئی اور ایڈریس پڑھا۔ مولوی فاضل کے طلباء کی طرف سے ایک صاحب نے شکریہ ادا کیا۔ اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح نے طلباء کو حسب ذیل نصائح فرمائیں:-

بعض باتیں اس ایڈریس کے متعلق جو مدرسہ احمدیہ کے طالب علموں نے مولوی فاضل کے امتحان کے لئے جانے والوں کو دیا ہے۔ کہنا چاہتا ہوں۔ پیچھے بھی ایک موقع پر میں نے بعض نصائح کی تھیں۔ اور یہ دیکھ کر خوشی ہوئی۔ کہ ایک حد تک ان کا خیال رکھا گیا ہے۔ لیکن پھر بھی بعض باتیں اصلاح کے قابل ہیں۔

(۱) جو نصائح اس مضمون میں بیان ہوئی ہیں۔ وہ ایسی ہیں۔ جو بڑا چھوٹے کو کرتا ہے۔ کئی قسم کی نصائح ہوتی ہیں۔ بعض وہ جو بڑے چھوٹے کو کرتے ہیں۔ اور بعض وہ جو چھوٹے بڑوں کو کرتے ہیں۔ اسمیں شک نہیں کہ ایک مدرسہ میں پڑھنے والے ایک دوسرے سے امید رکھتے ہیں کہ جو پہلے جائیں۔ وہ ان کے مدرسہ کے لئے نیک نمونہ قائم کرنے والے ہوں۔ مگر تمام ایڈریس ایسی باتوں پر مشتمل ہے۔ جو بزرگ کی شان کے شایاں ہیں۔ کہ چھوٹوں کو کہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایڈریس لکھنے والوں نے اس مقام کو نہیں سوچا جس پر وہ کھڑے ہیں۔ ایڈریس لکھنے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ لکھنے والے اپنے اور دوسرے کے مقام کو مدنظر رکھیں۔ پھر مناسب موقع کلام کریں۔

(۲) دوسری بات یہ ہے کہا گیا ہے کہ دوسروں کو باہر جانے کا موقع نہیں ملا۔ آدمیوں کی قلت کی وجہ سے انہیں مرکز میں ہی رکھ لیا گیا ہے۔ مگر آپ (طلبائے جماعت مولوی فاضل) خوش قسمت ہیں۔ جنہیں باہر جانے کا موقع ملیگا۔ یہ غلط ہے۔ بے شک باہر جاکر دین کا کام کرنا خوش قسمتی ہے۔ مگر وہ زیادہ خوش قسمت ہے۔ جو مرکز میں کسی کام پر لگایا جاتا ہے۔ مرکز کی اہمیت ہر شعبہ میں تسلیم کی جاتی ہے۔ اور دینی شعبہ میں تو خصوصاً بہت بڑی اہمیت ہے۔ پس باہر جانے والا خوش قسمت ہے۔ اگر خدمت دین کے لئے جاتا ہے۔ مگر مقابلۃً اس سے زیادہ خوش قسمت نہیں۔ جو مرکز میں رہتا اور خدمت دین کرتا ہے۔ اگر کسی کو خدمت دین کے لئے باہر جانے کے لئے کہا جائے۔ اور وہ اسلئے انکار کرے کہ میں مرکز میں رہوں گا۔ تو قابل گرفت ہے۔ لیکن جسے دونوں موقعے حاصل ہیں۔ کہ چاہے باہر جاکر خدمت دین کرے۔ چاہے مرکز میں رہ کر۔ انہیں سے وہ قابل افسوس ہے جو مرکز کو چھوڑتا اور باہر جاتا ہے۔ اور وہ بہت خوش قسمت ہے جو مرکز میں رہتا ہے۔

اس کے بعد جو امر کہنا چاہتا ہوں [illegible]

(۳) بچوں میں یہ عادت ہونی چاہیئے کہ جو بات کہیں ایسا معلوم ہو۔ کہ ان کے دل سے نکل رہی ہے۔ مجھے بچپن سے ہی یہ عادت ہے۔ کہ جب تک تقریر کرنے والے کے دل کو پگھلتا ہوا نہ دیکھوں۔ اور ایسا نہ معلوم ہو کہ جو کچھ کہہ رہا ہے۔ دلی جوش سے کہہ رہا ہے۔ اسوقت تک مجھے اطمینان نہیں ہوتا۔ بلکہ تکلیف ہوتی ہے۔ تم کبھی یہ کوشش نہ کرو۔ کہ دوسرے کے اقوال کی نقل کرو۔ اور دوسروں کے دل سے نکلے ہوئے الفاظ اپنے منہ سے نکالو۔ کیونکہ ایسے لوگ دنیا میں کامیابی حاصل نہیں کیا کرتے۔ کامیاب وہی شخص ہوتا ہے۔ جو اپنا دل نکالکر دوسروں کے سامنے رکھ دیتا ہے۔ اور اپنے دلی جذبات پیش کرتا ہے۔ دیکھو مسلمانوں میں اس غلط روش کی وجہ سے کتنی تباہی آئی۔ اسوقت مسجدوں میں کھڑے ہوکر جمعہ کے دن وہی خطبے پڑھ دیتے ہیں۔ جو نہ ضرورت زمانہ کے مطابق ہیں۔ نہ ان کی اپنی حالت کے مطابق ہیں۔ اور نہ سامعین کی حالت کے مطابق ہیں بلکہ آج سے پانسو سال پہلے کی ضروریات اور حالات کو مدنظر رکھکر جو خطبے پڑھے گئے ہیں۔ آج انہی کو دہرا دیتے ہیں۔ جس کا کوئی فائدہ نہیں۔ تم جب کوئی تحریر لکھنے لگو۔ تو یہ مدنظر رکھو۔ کہ فقرے درست ہوں۔ زبان صاف ہو۔ الفاظ صحیح ہوں۔ مگر دوسروں کے فقروں اور الفاظ کی نقل نہ کرو۔ میں نے دیکھا ہے۔ اس ایڈریس میں یہ بات مدنظر نہیں رکھی گئی۔ بلکہ کوشش کی گئی ہے کہ دوسروں کے فقرات کے مشابہ اپنے فقرات بنائیں اسلئے ایڈریس میں وہ جان نظر نہیں آئی۔ جو ہونی چاہیئے تھی۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ کسی کی نقل کرنے کی قطعاً کوشش نہ کرو۔ زبان اور محاورہ کی صحت کا خیال رکھو۔ مگر اپنے جذبات کو اپنے الفاظ میں نکلنے دو۔ وہی دوسروں پر اثر کرینگے۔ [illegible] کوئی تغیر پیدا کر سکینگے۔ تو ایک تو یہ بات ہو کہ تقریر میں ایک جوش ہو۔ جو احساسات اور جذبات کو ابھارے۔ دوسرے یہ بھی ہو۔ کہ بات موقع اور محل کے مناسب ہو۔ میں نے پہلے بھی یہ نصیحت کی تھی۔ اور اب پھر کرتا ہوں۔ چونکہ یہ دن طالب علمی کے ہیں۔ اسلئے بچے نہیں سمجھتے لیکن اگر اب نہیں سمجھینگے۔ تو پھر [illegible] ہوکر بھی نہیں سمجھینگے اسلئے استادوں کو بھی نصیحت کرتا ہوں کہ جب طلباء سے تقریریں کرائیں تو خیال رکھیں کہ وہ اپنے جوش سے کلام کریں۔ ان میں نقالی نہ ہو۔

اس کے بعد میں ان کے لئے جو امتحان کے لئے جا رہے ہیں۔ اور ان کے لئے جنہوں نے یہ دعوت کی ہے۔ اور ان کے لئے جو دعوت میں شامل ہوئے ہیں۔ اور ان بچوں کے لئے جو بعد میں آئے ہیں۔ دعا کرتا ہوں۔

چند سوالات کے جواب

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح)

ایک شخص کے خط کے جواب میں حضور نے لکھوایا (۱) تلاوت قرآن کا ثواب مردہ کی روح کو نہیں پہنچتا (۲) قبر پر قرآن پڑھنا بروایت و فتویٰ حضرت مسیح موعود بیفائدہ بلکہ ڈر ہے۔ کہ بدنتیجہ پیدا کرے (۳) غیر احمدی بچہ کا جنازہ پڑھنا درست نہیں (۴) (سوال) موجودہ گرانی کے وقت ذی استطاعت حج کرے یا نہ کرے (جواب) جو شخص خواہ تنگی مال یا راستہ کی خرابی یا ضعف و بیماری کی وجہ سے حج نہیں کر سکتا اور نیت رکھتا ہے کہ روک دور ہو تو حج کروں وہ ایسا ہی ہے، گویا

کتب مسیح موعود کا امتحان

قبل ازیں دو دفعہ امتحان کتب مسیح موعود کی تاریخ بوجہ عدم تیاری امتحان دہندگان تبدیل کرنی پڑی ہے۔ اس طرح ہر دفعہ تاریخ کا تبادلہ درست نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کا منشاء ہے۔ کہ ضرور امتحان لیا جاوے۔ اب تمام ایسے لوگوں کو جو امتحان میں شامل ہونا چاہیں۔ خواہ ان کا نام پہلے تھا یا نہیں۔ لکھا جاتا ہے۔ کہ فوراً اپنی اپنی فہرست امتحان کی درخواستیں دفتر تعلیم و تربیت میں بھجوا دیں۔ امتحان کتب آئینہ کمالات اسلام ہر دو حصص۔ حقیقۃ النبوۃ اور سرمہ چشم آریہ ہوگا تاریخ امتحان ۳۰ر جون و یکم جولائی سنہ ۱۹۲۲ء مقرر کی گئی ہیں۔ جو اخیر ہفتہ و اتوار کی تعطیل ہوگی۔ جو صاحب اس تاریخ قادیان آنا چاہیں۔ وہ اپنی اپنی درخواست میں ہی اطلاع دیں۔ کہ وہ قادیان آویں گے۔ اور جو شخص شامل امتحان قادیان میں نہ ہو سکے۔ وہ لکھے کہ جماعت کا معتبر اور نمائندہ کوئی شخص اس کی رہائش کے قریب تر ہے۔ تاکہ اس تاریخ سے پہلے پہلے پرچہ امتحان اس آدمی کو بھجوا دیا جاوے جو امتحان کے جوابات لکھوا کر ہمارے پاس بھجوا دے۔ پھر ہم اول نمبر پاس کردہ کو دس روپیہ اور پانچ روپیہ درجہ دوم پاس کردہ کو دینگے۔ چونکہ اب کسی طرح بھی تاریخ تبدیل نہیں کی جا سکتی۔ اور نئے اور پرانے امیدواروں کو مطالعہ کے لئے کافی مدت دی گئی ہے۔ اسلئے دوبارہ کوئی شخص یاددہانی یا اطلاع دہی کی اُمید نہ رکھے۔ ہر ایک کو چاہیئے۔ کہ درخواست دیتے ہی اس تاریخ سے شخص معتبر کے پاس جس کا پتہ وہ درخواست میں بتلاوے یا قادیان اس تاریخ امتحان کے دینے کے لئے پہنچ جاوے۔ ہرگز توقف نہ ہو۔ جس نے باوجود درخواست دینے کے تیاری نہ کی یا شامل امتحان کسی خاص وجہ کے بغیر نہ ہوا۔ اس کی رپورٹ حضرت کے حضور ہوگی۔

ناظر تعلیم و تربیت - قادیان

احباب کرام سے ایک ضروری مشورہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا منشاء ہے۔ کہ پرائمری تعلیم کے بعد ہماری لڑکیوں کے لئے ایک خاص نصاب ہو۔ جو مسلمان لڑکیوں کی ضروریات کو مدنظر رکھتا ہوا بنایا جائے۔ اور اس میں مندرجہ ذیل مضامین پڑھائے جائیں:

(الف) دینیات۔ قرآن مجید۔ حدیث فقہ بعض کتب حضرت مسیح موعود و خلفاء

(ب) عربی۔ جو دینیات سمجھنے کے لئے ضروری ہو

(ج) تاریخ و جغرافیہ۔ اسلامی و تبلیغی نقطہ خیال سے

(د) (۱) انتظام خانہ داری (۲) حفظان صحت (۳) تیمارداری (۴) نرسنگ (دایہ گری) ایسی نیک بچیوں کی اخلاقی۔ ذہنی۔ مذہبی تربیت شامل ہے اور یہ معمولی کام نہیں ہے۔ بلکہ بہت بڑا کام ہے۔

اس بارے میں احباب کرام کے مشورہ کی ضرورت ہے۔ ہمیں بتایا جائے کہ:

(۱) یہ نصاب کہاں تک اور کس قدر ہو۔

(۲) ان مضامین کے پڑھانے کے لئے ہمارے دوستوں اور تعلیم یافتہ خواتین کو جو کتابیں معلوم ہوں۔ ان کے نام اور ملنے کے پتہ سے اطلاع دیں۔ اگر چند متفرق کتابوں کے انتخاب سے ایک کتاب تیار ہو سکے۔ تو بھی اطلاع دیجائے۔

(۳) ایسے مضامین پڑھانے کے لئے جو خواتین یا بشرط ضرورت استاد مناسب ہوں۔ ان کے ناموں اور ایڈریس سے اطلاع دیجاوے۔

(۴) بزرگان قادیان و خواتین قادیان سے بھی ہمارا خطاب ہے۔ کہ وہ بھی توجہ سے جواب دیں۔ اور اسے ایک جماعتی و قومی فرض سمجھیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

جماعت کی تعلیم و تربیت

احباب کرام شاید یہ بات بھول گئے ہیں کہ ۲۷ر مارچ سنہ ۱۹۲۲ء کے الفضل میں ان کو تربیت اولاد کے فرض کے متعلق تین باتیں بتائی گئی تھیں۔ جنمیں سے ایک یہ تھی کہ ہر ایک جماعت ایک شخص کو احمدی بچوں کی تعلیم و تربیت کا ذمہ وار ٹھہرائے اور وہ اپنی رپورٹ کارگذاری مرکزی دفتر تعلیم و تربیت قادیان میں بھیجا کرے۔ اور مرکزی ہدایات پر کاربند ہو کر یہاں کے خطوط کا جواب دے۔ جماعت سے ان کی تعمیل کرائے مگر تاحال کسی جماعت نے اس طرف توجہ نہیں دی۔ اور اس نہایت ضروری اعلان کو جو حضرت خلیفۃ المسیح کے منشاء کے ماتحت تھا محض ایک معمولی مضمون سمجھ لیا گیا احباب بہت جلد توجہ کر کے اس تساہل کی تلافی کریں۔ اور علاوہ اخبار کے دو صد کے قریب خطوط اسی مضمون کے احباب کو بھی بھیجے گئے تھے۔ اور جب تک احباب اس مضمون کو پڑھ کر اپنی اپنی جماعت میں ایسے آدمی مقرر نہ کریں۔ اور ہمیں اطلاع نہ دیں۔ تب تک ہم اپنا کام شروع نہیں کر سکتے۔ اسلئے جلد اطلاع دینی چاہیئے۔ اور اس اصلی اعلان کو تربیت کا اعلان نمبر۱ تصور کریں۔ اور اس نمبر۱ اعلان سے آئندہ اس اعلان کا حوالہ دیا جایا کریگا۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

تقرر محتسب

امور عامہ کی طرف سے مندرجہ ذیل انجمنوں میں محتسب مقرر کئے گئے ہیں۔ احباب مطلع رہیں۔

(۱) انجمن احمدیہ کریام میں احمد علی خان صاحب پنشنر کوٹ دفعدار

(۲) انجمن احمدیہ ضلع فیروزپور میں منشی امیر محمد صاحب

(۳) انجمن احمدیہ سامانہ میں بابو حشمت علی صاحب۔

(۴) انجمن احمدیہ ڈیرہ غازیخان میں مولوی محمد عثمان صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول

(۵) انجمن احمدیہ مردان میں منشی محمد عبداللہ صاحب

(۶) انجمن احمدیہ سنور ریاست پٹیالہ منشی عبدالرحیم صاحب۔

(۷) جعفر صادق صاحب۔ بغداد مغربی۔

ناظر امور عامہ قادیان

فرائض محتسب

۱۔ احمدیوں کی اخلاقی نگرانی

۲۔ اگر جماعت میں کوئی جھگڑا ہو یا تنازعہ واقعہ ہو۔ تو فوراً خود دخل دیکر باہمی صلح صفائی اور مصالحت کرائے

۳۔ اگر اس کی کوشش سے مصالحت نہ ہو سکے تو طرفین کو قاضی مقامی کے پاس چارہ جوئی کی ہدایت کردے

۴۔ مخالفین سلسلہ کی ریشہ دوانیوں اور مخفی منصوبوں سے آگاہی حاصل کرنا۔ اور اس کے متعلق بمشورہ امیر یا پریزیڈنٹ مناسب تدارک کرنا۔ اگر خود جماعت انتظام نہ کرسکے تو بتوسل امیر جماعت یا پریزیڈنٹ اس معاملہ کی اطلاع فوراً امور عامہ میں بھجوانا

۵۔ احمدیوں کے ایسے افعال کی نگرانی کرنا جس سے جماعت یا سلسلہ کی بدنامی ہو۔ یا حضرت صاحب کی تعلیم کے خلاف ہو۔

اگر اس کا تدارک مقامی طور پر خود یا جماعت مقامی نہ کرسکے تو اس امر کی رپورٹ فوراً دفتر ناظر امور عامہ میں بھجوانا

ناظر امور عامہ قادیان

چندہ خاص مستورات سے

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے فوری ضروریات میں مبلغ پانچ ہزار روپیہ امریکن مشن کے اخراجات کے لئے طلب فرمایا ہے۔ تاکہ اب مفتی صاحب کو واپس بلایا جاسکے اور ایک اور مبلغ کو وہاں بھیجا جائے ولایت کے مشن کے لئے پہلے سے چندہ مستورات مخصوص ہے۔ اور بعض مقامات پر مستورات کے چندہ میں باقاعدگی بھی بہت ہے۔ لیکن بہت سے مقامات ایسے ہیں۔ جہاں کی مستورات اپنے سلسلہ کی اس خدمت میں باقاعدہ حصہ نہیں لیتی ہیں۔ اس سال مجلس شوریٰ کی یہ تجویز بھی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے منظور و پسند فرمائی ہے۔ کہ ہر جگہ مستورات سے عام چندہ باقاعدہ وصول کیا جایا کرے۔

مستورات سے عام چندہ کے باقاعدہ وصول کئے جانے کی تجویز کیساتھ سب کمیٹی مال نے ایک اور تجویز کی ہے۔ جسکو مجلس شوریٰ میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے منظور فرمایا ہے۔ کہ چندہ خاص [illegible] مبلغ دس ہزار روپیہ مستورات کے ذمہ ڈالا جاوے۔

حضرت ام المومنین کی طرف سے اس چندہ میں سب سے پہلی رقم وصول ہوئی ہے۔ آپ کو جب معلوم ہوا کہ قادیان کی مستورات کے ذمہ ایک ہزار روپیہ چندہ خاص کا لگایا گیا ہے۔ تو آپ نے فوراً ایک ہزار کا دسواں حصہ یعنی مبلغ ایک سو روپیہ اس چندہ میں عطا فرمایا۔ اس طرح حضرت ام المومنین سلمہا اللہ کے دست مبارک سے مستورات کے چندہ خاص کا افتتاح ہوگیا ہے۔

ناظر بیت المال قادیان

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول ظفروال

مقام نارووال

رام کشن ولد بھگت شاہ قوم کھتری ساکن داؤد تحصیل ظفروال

بنام

ممولا بالغ و گاماں نابالغ بولایت ممولا پسران عبد اللہ و دلیا ولد الٰہی بخش قوم ارائیں ساکنان داؤد تحصیل ظفروال

دعوےٰ ۵ روپیہ

بنام دلیا ولد الٰہی بخش قوم ارائیں ساکن داؤد تحصیل ظفروال

مقدمہ بالا میں حسب بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ تم دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو اسلئے تمہارے نام اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ ۲۲ ۔ ۵ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کرو ورنہ تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں آئیگی آج بتاریخ ۲۵ ماہ اپریل ۱۹۲۲ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا جاتا ہے

قابل توجہ معزز احمدی احباب

حضرت اقدس کا کشف ہے کہ قادیان دارالامان میں بڑے بڑے جوہریوں کی دکانیں ہیں۔

لہٰذا اس عاجز نے توکلت علی اللہ کرکے نئی دکان کھولی ہے۔ اور ہر قسم کی جیبی و کلائی پر باندھنے کی گھڑیاں اور کلاک اور خوبصورت پائدار ٹائم پیس قطب نما وغیرہ وغیرہ مہیا کئے ہیں۔ اور قیمتیں بھی بمقابلہ بڑے شہروں کے کم نہیں تو زیادہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ نہ ہونگی۔

۲۔ ان کے علاوہ دارالامان کے تمام مقدس و متبرک مقامات کے فوٹو بڑے سائز کے مثلاً منارۃ المسیح مسجد اقصیٰ بہشتی مقبرہ اور جلسہ سالانہ کے تیار کئے گئے ہیں۔ اس لئے معزز احباب سے درخواست ہے کہ آئندہ تمام احباب متذکرہ اشیاء اسی دکان سے خرید فرمائیں۔ آرڈر پہونچنے پر انشاء اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز احتیاط کیساتھ بذریعہ پارسل روانہ ہوگی۔ امید ہے کہ احباب میری حوصلہ افزائی فرمائینگے۔ والسلام اشغو او توجروا

ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی السلام علیکم۔ شاہ صاحب حضرت صاحب کے خاص مخلصوں میں سے ہیں اور سابق صحابی ہیں۔ اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ احباب ان کے ساتھ معاملہ میں انشاء اللہ تعالیٰ دونوں طرح فائدہ میں رہینگے۔ بلحاظ دین کے بھی اور دنیا کے بھی اللہ تعالیٰ شاہ صاحب کو بھی توفیق عطا فرماوے کہ وہ اپنی سابقیت کے مطابق دوسرے لوگوں کے لئے نمونہ قائم کرسکیں۔

خاکسار مرزا محمود احمد

خاکسار مہاجر سید ناصر شاہ گھڑی ساز فوٹو گرافر قادیان

رشتہ کی ضرورت ہے

مجھے اپنے ایک عزیز کیلئے رشتہ کی ضرورت ہے جو خدا کے فضل سے قوم کا سید۔ جوان خوش شکل مختی۔ برسر روزگار ریلوے ورکشاپ لاہور میں ملازم اور فی الحال چالیس روپیہ کے قریب ہوار آمدنی رکھتا ہے جو احمدی بھائی قادیان میں رشتہ کرنے کے خواہشمند ہوں وہ خاکسار سے خط و کتابت کریں۔

لڑکی دیندار۔ صالح۔ خوش شکل اور ہندوستانی ہو۔

خاکسار سید عزیز الرحمٰن مہاجر از قادیان پنجاب

عینک سے نجات پانے کا آلہ

اصل ممیرے کا سرمہ اور ممیرا مصدقہ مسیح موعود علیہ السلام اور حکیم الامت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ۔ یہ سرمہ امراض آنکھوں کے لئے بہت مفید ہے۔ اور مجرب ہے اور یہ سرمہ ککروں کے لئے اور نظر بڑھانے کیلئے ابتدائی موتیا بند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ لالی ہو آنکھوں سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہو نظر کمزور ہو۔ ان کے لئے بہت مفید ہے۔ اور اگر ایک ہفتہ استعمال کر کے کسی شخص کو فائدہ ثابت نہ ہو۔ تو بیشک واپس کرے۔ قیمت فی تولہ عا قسم اول اور ممیرا قسم اول فی تولہ ع۵ر

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضا نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ قاتل کرم شکم و مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ سے استعمال کرے۔ قیمت قسم اول عہ فی تولہ قسم دوم فی تولہ ۸ر

احمد نور کابلی۔ سوداگر۔ قادیان۔ پنجاب

محلہ دارالعلوم قادیان میں سکنی زمین

خاکسار کے پاس محلہ دارالعلوم میں بورڈنگ ہائی سکول سے جانب غرب محلہ دار الرحمت والی بڑی سڑک کے اوپر چند کنال عمدہ موقع کی زمین قابل فروخت موجود ہے خواہشمند احباب خاکسار سے خط و کتابت فرماویں۔ اکٹھی خریدنے والے کو کچھ رعایت دی جاویگی۔

المشتہر میاں نظام الدین درزی قادیان

قادیان میں سکنی زمین

قادیان میں سکنی زمین کے خواہشمند احباب خاکسار سے خط و کتابت کریں۔ زمین محلہ دار الفضل اور دار الرحمت ہر دو میں موجود ہے۔ قیمت موقعہ کے لحاظ سے الگ الگ مقرر ہے۔

خاکسار (صاحبزادہ) مرزا بشیر احمد قادیان

آٹا پیسنے کی چکی ۹/۱۲

یا لوہے کا خراس ہلکا چلنے والا اور بیلنہ ہائے ہر قسم رس نکالنے والے جس سے شکر گڑ تیار کیا جاتا ہے۔ کارخانہ میں تیار رہتے ہیں۔ دیگر ڈھلائی کا کام عمدہ مصفا ہر قسم تیار کیا جاتا ہے۔ نرخ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کریں۔

مستریان غلام حسین۔ محمد شفیع آئرن فیکٹری
بٹالہ (گورداسپور)

قادیان میں پندرہ مرلہ زمین بکتی ہے

قادیان کے پختہ بازار کے سرے پر بجانب شمال مغرب ہندوؤں کی مشین والے مکان کی پشت پر شرقی جانب ایک زمین پندرہ مرلہ فروختنی ہے۔ موقعہ خوب ہے۔ جو صاحب سب سے پہلے روپیہ بھیجیں گے ان کو نوسو روپیہ میں دیدی جاویگی۔

خط و کتابت معرفت قاضی اکمل۔ منشی سراج الدین بریلوی۔ قادیان ضلع گورداسپور

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعود کا بتایا ہوا جو امراض شکم کے واسطے بیحد مفید ہے۔ آپ نے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ میرے والد صاحب نے ستر برس کی تجربہ استعمال کیا ہے۔ جس سے ثابت ہوا ہے کہ قبض اور پیٹ کی صفائی کے لئے مفید ہے۔ بلکہ میں نے مرض انفلوئنزا میں بھی مریضوں کو استعمال کرایا شفایاب ہوا اس لئے کم از کم یکصد گولیاں احباب کے پاس ہونی چاہئیں۔ جو ایسے موقعوں پر کام دیں۔ صرف ایک گولی شب کو سوتے وقت کھانے سے قبض وغیرہ کی شکایات رفع ہوتی ہے۔ قیمت گولیاں فی سیکڑہ عہ محصولڈاک عہ

المشتہر
[illegible] عبداللہ عزیز ہوٹل قادیان پنجاب

نارتھ ویسٹرن ریلوے

یکم مئی ۱۹۲۲ء اور اس کے بعد سے تیسرے درجہ کے مسافر جن کے پاس ۱۷۵ میل یا اس سے زیادہ مسافت کیلئے ٹکٹ ہونگے وہ سہارنپور اور لاہور کے درمیان نمبر ۱ اپ کلکتہ میل اور نمبر ۲ ڈاؤن کلکتہ میل میں سفر کرنے کے مجاز ہونگے۔ مسافر جو کہ او۔ آر۔ لائن پر سفر کرنے والے ہونگے۔ وہ بھی انہی گاڑیوں کے ذریعہ سے مذکورہ شرط کے ماتحت نارتھ ویسٹرن ریلوے پر آ جا سکیں گے۔

ٹریفک مینیجر آفس
۲۳ اپریل ۱۹۲۲ء

اے ٹی سٹول
ٹریفک مینیجر

نارتھ ویسٹرن ریلوے نوٹس

یکم جون ۱۹۲۲ء سے نارتھ ویسٹرن ریلوے کی میل اور پسنجر گاڑیوں پر انٹر اور تھرڈ کلاس کا کرایہ حسب ذیل ہو جاویگا

انٹر کلاس .... ۵ پائی فی میل
تھرڈ کلاس .... ۳ ۱/۲ پائی فی میل

دفتر ٹریفک مینیجر
لاہور
مورخہ ۸ اپریل ۱۹۲۲ء

بحکم
اے۔ ٹی۔ سٹول
ٹریفک مینیجر

ہندوستان کی خبریں

الہ آباد میں کپڑے کی دو دکانوں پر پہرہ الہ آباد ۲۸ر اپریل۔ اخبار لیڈر رقمطراز ہے کہ ۲۷ر اپریل سے الہ آباد میں پھر ولایتی کپڑے کی دو دکانوں پر کانگریس کے والنٹیروں نے پکٹنگ شروع کر دی۔

مولوی حسرت موہانی سشن سپرد ایسوسی ایٹڈ پریس کا نامہ نگار احمد آباد سے ۲۷ر اپریل کو بذریعہ تار اطلاع دیتا ہے کہ

مولوی حسرت موہانی کا مقدمہ آج صبح کو مسٹر جینفنڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے روبرو پیش ہوا۔ انہوں نے ملزم کے خلاف دفعہ ۱۲۴ (الف) کے ماتحت الزامات کو مرتب کرنے کے بعد انہیں سیشن سپرد کر دیا۔ الزامات ان دو تقریروں پر لگائے گئے ہیں۔ کہ جو انہوں نے اپنی آزادی کے رزولیوشن کی تائید میں کانگرس کے اجلاس میں کی تھیں۔ اور قانون تعزیرات ہند کے دفعات ۱۲۱ اور ۱۲۴ (الف) ان کے مسلم لیگ کے خطبہ صدارت اور اخبار کے ایک نمائندے کو اس کی ایک نقل اشاعت کی غرض سے دینے پر لگائے گئے۔ مولوی حسرت موہانی کا مقدمہ احمد آباد کی عدالت سیشن میں ستمبر آئندہ کو پیش ہوگا۔

ہنگامہ پریزیڈنسی جیل کلکتہ کے متعلق سرکاری اعلان کلکتہ ۲۸ر اپریل۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ بدھ کے روز پریزیڈنسی جیل میں جو فساد ہوا تھا۔ اس میں سات قیدی ہلاک ہوئے تھے۔ ۴۴ کو گولیوں کے زخم آئے جنہیں ہسپتال پہنچایا گیا۔ ۱۹ فرار ہو گئے۔ جن میں سے دو پھر گرفتار ہو گئے ہیں۔ پانچ وارڈروں کو ہسپتال بھیجا گیا۔ جیسی وارڈروں کو خفیف ضربات آئیں۔ آگ سے تین گودام جلا ڈالے گئے۔ نقصان کا اندازہ تین لاکھ روپیہ کا کیا جاتا ہے۔ قیدیوں نے تکڑ پرانے ہتھیاروں پر قبضہ کر لیا تھا جن میں تلواریں اور برچھیاں بھی تھیں۔ ان میں سے کچھ ہتھیار ابھی تک نہیں ملے۔ جیل میں سکوت خاموشی ہے۔

ہنگامہ کلکتہ جیل کی تحقیقات کلکتہ ۲۷ر اپریل۔ ہنگامہ کے متعلق جیل کے اندر پولیس کی تفتیش ہو رہی ہے۔ جس میں پبلک کو دخل دینے کی اجازت نہیں جیل سے فوج ہٹالی گئی ہے۔ مگر مسلح پولیس گرد و نواح کی حفاظت کر رہی ہے۔ اندرون جیل کی حالت اچھی طرح قابو میں نہیں۔ سات مقتول قیدیوں میں دو ہندو اور ۵ مسلمان ہیں۔

راجہ صاحب پونچھ کو اعزازی خطاب شملہ ۲۸ر اپریل۔ بادشاہ سلامت نے پونچھ کے راجہ سکھدیو سنگھ صاحب کو فوج کی لفٹنٹ کا اعزازی رتبہ عطا کیا ہے۔

ایک اور پلٹن توڑ دی گئی شملہ ۲۸ر اپریل۔ نمبر ۲/۲۶ پنجابی پلٹن جو دوران جنگ میں بھرتی کی گئی تھی اس کے توڑ دینے کا حکم صادر ہوا ہے۔

شملہ میں دربار شملہ ۲۸ر اپریل۔ اعلان کیا گیا ہے کہ ۲۵ر مئی کو جمعرات کے روز ہز ایکسلنسی وائسرائے ہند وائسریگل لاج میں ایک دربار منعقد کریں گے۔

امپیریل بنک کی شرح سود بمبئی ۲۸ر اپریل۔ امپیریل بنک کے قرضوں کی جو شرح گھٹا کر ۵ فیصدی کر دی گئی ہے۔ اس کی وجہ یہ قرار دی جاتی ہے کہ اس ہفتہ روپے کی تجارتی ہنڈی میں ۱/۲ ۲ کروڑ کی کمی ہوئی اور بنک کے بقایا میں تین کروڑ گیارہ لاکھ کا اضافہ ہوا ہے۔

ہندوستان میں طاعون کا زور ہفتہ مختتمہ ۲۵ر مارچ میں ہندوستان میں طاعون کی ۲۹۵۳ واردا تیں اور ۲۵۴۴ موتیں ہوئیں۔ احاطہ بمبئی میں ۱۲۰ مدراس میں ۱۳۲ بنگال میں ۹ بہار و اڑیسہ میں ۴۹۶ صوبجات متحدہ میں ۹۷۴ پنجاب میں ۳۲۱ برہما میں ۱۳۱ صوبجات متوسط میں ۵۵۱ میسور میں ۳۴ مرکزی ہند میں ۱۸ اور کرگ میں ایک موت ہونے کی خبر ہے۔

جنیوا کانفرنس میں ہندوستانی قائمقام کا درجہ شملہ ۲۶ر اپریل۔ مسٹر گنگا ناتھ سکرٹری گورنمنٹ ہند نے مسٹر جمنا داس دوارکا داس کی ایک چٹھی کے جواب میں لکھا ہے کہ جنیوا کانفرنس میں ہندوستان کے قائمقام مسٹر دلال کا درجہ وہی ہے جو سیلف گورنمنٹ والی نو آبادیوں کے قائمقاموں کا ہے۔

غیر ممالک کی خبریں

آئرلینڈ میں ایک جرنیل کا قتل آئرلینڈ ۲۵ر اپریل۔ جنرل ایڈمسن جو معاہدہ کی حامی فوج کے ایک برگیڈ کے کمان افسر تھے۔ ان کو کل رات قتل کر دیا گیا۔ انکو جمہوریت پسند فوج نے گھیر لیا اور گولی ماردی جمہوریت پسند فوج کے افسروں کو گرفتار کر کے فری سٹیٹ کی فوج کے صدر مقام میں لایا گیا ہے۔

کپڑے کے مزدوروں کا فیصلہ لندن ۲۵ر اپریل۔ کپڑے کے کارخانوں کے مزدوروں کا جھگڑا فیصل ہو گیا ہے۔ سوت کاتنے والوں اور کپڑا بننے والوں نے اس بات کو منظور کر لیا ہے کہ انکی اجرتوں میں تین شلنگ ۲ پنس فی پونڈ کی تخفیف فوراً کر دی جائے اور ۱۰ پنس فی پونڈ کی تخفیف اس کے چھ ماہ بعد کی جائے۔

جاپان میں تباہ کن زلزلہ لندن ۲۷ر اپریل۔ ٹوکیو دار السلطنت جاپان کا تار مظہر ہے کہ وہاں ۲۶ر اپریل کو دس بجے دن کو نہایت سخت زلزلہ آیا جس سے شہر کی بہت سی عمارتیں اور قرب و جوار کے شہروں اور قصبوں کی عمارتوں کو سخت نقصان پہنچا۔ بہت سی جانیں بھی ضائع ہوئیں۔ بندرگاہ یکوہاما میں اس محلہ پر سخت تباہی نازل ہوئی۔ جس میں چینی لوگ رہتے ہیں۔

ہز رائل ہائینس پرنس آف ویلز نے اس حادثہ پر جاپان کے شاہزادہ ولیعہد کے نام ایک پیغام ہمدردی روانہ کیا ہے۔

آئرش گارڈز قسطنطنیہ کو لندن ۲۷ر اپریل۔ آئرش گارڈز ہندوستانی فوج کو سبکدوش کرنے کے لئے قسطنطنیہ روانہ ہو گئے ہیں۔ ونڈسر میں نہایت پرجوش رخصتی نظارے پیش کئے گئے۔

یونانیوں کی پیش قدمی لندن ۲۷ر اپریل۔ ایتھنس کی ایک کمیونک مظہر ہے کہ یونانیوں نے سوکیہ پر قبضہ کر لیا ہے اور یہ وہ مقام ہے جسے اطالویوں نے خالی کر دیا تھا۔ اور اب

چندہ خاص

مجلس شوریٰ کے وقت بعض وعدے ہوئے تھے۔ جنکا اعلان ہو گیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ ۱۲۲۰
جس میں سے ۵۷۰ وصول ہوئے۔

مولوی انوار حسین صاحب شاہ آباد ہردوئی ۱۰۰
سے نقد وصول ہو چکا ہے۔

مولوی امام الدین صاحب سیکھواں ضلع گورداسپور ۵۰
میاں عبد العزیز صاحب پٹواری ۵۰

اسوقت تک چندہ خاص میں بہت کم رقوم موصول ہوئی ہیں۔ مجلس شوریٰ کی وصول شدہ رقوم اور قادیان کی رقوم کو نکالکر صرف سنگرور سے ایک سو اسی روپیہ کی رقم وصول ہوئی ہے۔ رقم بھیجتے ہوئے تفصیل کا خیال نہایت احتیاط کے ساتھ رکھا جائے اگر چندہ خاص کا ذکر تفصیل میں نہ کیا گیا تو چندہ خاص چندہ عام میں جمع ہو جائیگا۔ اور چندہ خاص کا مطالبہ باقی رہیگا۔ جو انکو پھر اور چندہ کر کے پورا کرنا ہوگا۔ بہرحال چندہ خاص کو چندہ خاص ہی میں جمع کرانیکی ذمہ واری بھی احباب پر ہے۔

ذیل میں بعض خطوط کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے تاکہ جن احباب نے ابتک چندہ خاص کی طرف پوری توجہ نہیں فرمائی ہے۔ وہ اپنے دوسرے برادران کی مثال تندہی سے فائدہ اٹھائیں۔ پٹیالہ سے سراج الحق صاحب ۲۳ اپریل ۱۹۲۲ء کو تحریر فرماتے ہیں " سالانہ چندہ کی رقم دو ماہ میں ادا کرنے کی جماعت پٹیالہ میں پر زور تحریک جاری ہے۔ دیگر انجمنہائے سنور۔ نابھہ۔ دھوری۔ رائے پور سنگرور میں نہایت تاکیدی مفصل چٹھیاں روانہ کر دی ہیں اور انمیں رقم چندہ سالانہ مندرجہ صدر حسب اندراج بجٹ آنجناب درج کر دی ہے۔ ریاست نابھہ اور سنگرور کو بصیغہ رجسٹری چٹھیاں روانہ کر دی گئی ہیں۔ راجپورہ کی انجمن میں ذاتی بھیجکر رسید منگوائی گئی ہے "

بہرحال حسب الارشاد۔

حضرت سیدنا فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہر شخص سے چندہ دو ماہ کے اندر دو قسطوں میں وصول کئے جانے کی تحریک سرگرمی سے جاری ہے کل یہ خاکسار معہ امیر صاحب جماعت اسی سلسلہ میں سنور گیا تھا۔ وہاں جا کر زبانی خود وصولی چندہ کی کارروائی ابھی سے جاری کرا دی گئی ہے۔ اور اسی ہفتہ میں راجپورہ جانیکا ارادہ ہے " (انشاء اللہ)

سنگرور سے منظور علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ تحریر فرماتے ہیں۔

" حضور کا ارشاد معرفت سکرٹری صاحب پٹیالہ پہنچا جماعت نے اسی وقت یہ رائے پاس کی کہ اسی وقت یہ رقم روانہ کر دی جائے۔ چنانچہ ماسوا ایک دو احباب کے باقی دوستوں نے قرض لیکر ایک سال کا چندہ ادا کر دیا۔ اور ماہواری چندہ الگ ادا کرینگے تفصیل احباب کی حسب ذیل ہے۔

منظور علی صاحب سکرٹری [illegible]۔ مرزا جہانگیر بیگ صاحب [illegible]۔ منشی عبد القادر صاحب [illegible]

منشی غلام رسول صاحب [illegible]۔ مولوی رحمت اللہ صاحب [illegible]

نور محمد صاحب [illegible]۔ محمد شفیع صاحب [illegible]۔ عبد الغنی صاحب [illegible]

مستری عظیم بخش صاحب [illegible]۔ مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری [illegible]

حاجی چوہدری غلام احمد صاحب کریام ضلع جالندھر سے ۲۷ اپریل کو حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور تحریر فرماتے ہیں۔

حضور کی خدمت سے واپس ہو کر بنگہ میں تحریک کی رات کو جماعت احمدیہ کو مسجد احمدیہ میں جمع کر کے تحریک پیش کی۔ چونکہ حضور نے فرمایا تھا۔ کہ نمایندے پہلے خود عمل کر کے پھر جماعت میں پیش کریں۔ اس لئے میاں رحمت اللہ صاحب سکرٹری نے جو نمایندے تھے کہا کہ ہماری جماعت کا گزشتہ چندہ ۲۷۵ روپیہ ہے۔ اتنا ہی چندہ وہ دو مہینے میں یک صد روپیہ دیتا ہوں۔ باقی جماعت نے ۱۷۵ روپیہ دینا قبول کیا۔ پھر کریام میں جمعہ میں تحریک کی۔ میں نے جاتے ہی ۵ سیر فی من نکالنا شروع کر دیا۔ باقی جماعت کو تحریک کی اپنا دو چند شروع اختیار کرنے کی۔ پھر راہوں گیا وہاں مولوی فضل بشیر احمد صاحب کو تحریک کی انہوں نے کہا کہ مبلغ [illegible] روپیہ تنخواہ سے دو ماہ میں ادا کر دونگا حکیم عطا محمد صاحب بیرسیاں اور حاجی رحمت اللہ صاحب اور چوہدری فیروز خاں صاحب نے بھی دو چند (یعنی بجائے ڈھائی سیر فی من کے پانچ سیر فی من) چندہ دینا قبول فرمایا میں کریم پور گیا وہاں منشی امام الدین صاحب نے ایک ماہ کی تنخواہ باقی جماعت نے دو چند شرح سے غلہ ادا کرنے کا عہد کیا۔ پھر میں سٹروعہ گیا وہاں بھی ایک ایک ماہ تنخواہ اور ۵ سیر فی من غلہ پھر جالندھر وہاں ایک ایک ماہ تنخواہ پھر مزار میں خانصاحب نعمت اللہ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مجسٹریٹ کے پاس گیا۔ انہوں نے بھی دو چند شرح سے دینے کا عہد کیا۔ میرے ساتھ میاں رحمت اللہ صاحب بنگہ رہے ہیں۔ حضور دعا فرما دیں۔ یہ وعدے وصول ہو جائیں۔

راجہ علی خانصاحب نے ضلع ہوشیارپور میں کام شروع کر دیا ہے۔

امید ہے کہ ہر ضلع میں ذمہ وار کارکنان تمام ضلع اور اپنے متعلق انجمنوں کا اسی طرح انتظام فرمائینگے۔ اور ان کی انجمنیں بھی اسی طرح مستعدی دکھلائینگی جس طرح پٹیالہ۔ جالندھر۔ ہوشیارپور کی رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے

ناظر بیت المال قادیان

محصولڈاک میں اضافہ

۲۴ اپریل سے کارڈ دو پیسہ کا اور لفافہ کم ازکم ایک آنہ کا ہو گیا ہے۔ چونکہ الفضل کا خرچ پہلے ہی بہت زیادہ ہے۔ اس لئے احباب کو چاہئے کہ وہ جواب کے لئے جوابی کارڈ بھیجا کریں۔ کیونکہ فردا فردا یہ بوجھ زیادہ نہیں ہوگا۔ [illegible] بہت سے خریداران کی خط و کتابت کا [illegible] ناقابل برداشت ہے۔ [illegible]